السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے گاؤں نگری بالا میں مقامی بچوں کا ایک مدرسہ واقع ہے ۔ بچوں کی تعلیم کے لیے تین اساتذہ مقرر ہیں ۔ ان کی سالانہ تنخواہ مبلغ اٹھارہ ہزار روپے /۱۸۰۰۰ مقامی حضرات کی زکوٰۃ اور قربانی کے چمڑوں سے پوری کی جاتی ہے ۔ اس میں اگر کوئی غیر شرعی امر مانع ہے تو مطلع فرمائیں ؟ جزاک اللہ ! نوٹ : ان کے قیام اور طعام کا انتظام نہیں ہے ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صدقہ وزکوٰۃ کے مصارف اللہ تعالیٰ نے آٹھ بیان فرمائے ہیں :

إِنَّمَا لصَّدَقَٰتُ لِلۡ فُقَرَآءِ وَ ا مَسَٰكِينِ وَ ا عَٰمِلِينَ عَلَيۡهَا وَ ا مُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمۡ وَفِي لرِّقَابِ وَ ا غَٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ للَّهِ وَ ٱ بۡنِ لسَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ للَّهِ وَ للَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ --التوبة60

آپ نے جو صورت ذکر فرمائی ہے اگر ان آٹھ مصارف میں سے کسی ایک مصرف کا مصداق ہے تو فبہا ورنہ زکوٰۃ کو اس صورت پر صرف کرنا درست نہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## احکام و مسائل

## زکوٰۃ کے مسائل ج1ص274

## محدث فتویٰ